



سوال

(750) باجماعت نماز میں شامل ہونے والا گزری ہوئی رکعت کس طرح ادا کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر باجماعت نماز کی ایک دو رکعت گزر چکی ہوں تو ان کو کس طرح ادا کرنا چاہیے۔ اس رکعت کو پہلی رکعت تصور کیا جائے یا جو رکعت باجماعت کی ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مقبوق آدمی امام کے ساتھ نماز کا جو حصہ پانا ہے، وہ اس کی پہلی رکعت سمجھی جائے گی۔ حدیث میں ہے:

”فَمَا أَدْرَاكُمْ فَضَّلُوا مَا فَانَحُوا فَانَحُوا“ (صحیح البخاری، باب قول الرجل: فَاَتَمْنَا الصَّلَاةَ، رقم: ۶۳۵) مع فتح الباری: ۱۱۷/۱

یعنی ”یعنی نماز امام کے ساتھ پاؤں پڑھو اور یعنی فوت ہو جائے پوری کرو۔“

یہاں فائت نماز کے لیے لفظ ”اتمام“ استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی اخیر سے پورا کرنے کے ہیں اور اخیر سے پورا کرنا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو امام کی فراغت کے بعد پڑھے وہ اس کی اخیر ہو۔ اگر کہا جائے کہ بعض روایات میں لفظ ”قضاء“ وارد ہے جو ”اداء“ کی ضد ہے، تو اس کا جواب یہ ہے، کہ ”قضاء“ کے معنی پورا کرنے کے بھی ثابت ہیں۔ لہذا یہاں ”قضاء“ بمعنی ”اداء“ ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْاَرْضِ ۚ... (سورۃ الحجۃ)

یعنی جب نماز پوری ہو جائے، تو پھر روزی کی تلاش کے لیے زمین میں پھیل جاؤ۔

اور اس سے بھی واضح ترین دلیل یہ ہے کہ نمازی پر واجب ہے کہ ہر صورت نماز کے اخیر میں تشہد پڑھے۔ اگر وہ رکعت جو مقبوق نے امام کے ساتھ پائی ہے آخری ہو، تو تشہد کے اعادہ کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ مزید آنکہ اہل علم کا اجماع ہے کہ ”تکبیر تحریمہ“ کا تعلق صرف پہلی رکعت سے ہے۔

ان دلائل و شواہد سے معلوم ہوا، کہ مقبوق آدمی امام کے ساتھ جو نماز پانا ہے، وہ اس کی پہلی نماز ہی سمجھی جائے گی۔ ملاحظہ ہو! فتح الباری: ۱۱۹/۲۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى حاقظ ثناء التمدني

كتاب الصلوة: صفحة: 641

محدث فتوى